سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں شام کے وقت حضور کو ملکی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—• زیوریچ - مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیوریچ (سوئٹزرلینڈ) سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کراچی سے بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب بھی محترم میاں صاحب کے ساتھ بطور سیکرٹری مغربی افریقہ جانے کے لئے کوپن ہیگن سے زیوریچ پہنچے ہوئے ہیں۔ محترم میاں صاحب موصوف ۲۷ اپریل کو وہاں سے لیگوس نائیجیریا کیلئے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

—• ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا انتخاب ۲ مئی ۱۹۶۵ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں ہو گا۔ زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ سے درخواست ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

—• ربوہ ۲۶ اپریل۔ محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہو رہی ہے۔ مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

—• انشاء اللہ العزیز آج مورخہ ۲۶ اپریل بروز سوموار مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ شام کے پونے نو بجے مسجد محمود میں

"بیرونی ممالک میں جماعت کے ذریعہ تبلیغ اسلام"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

منتظم تربیتی کلاس

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک آخرت کے سرمایہ کا فکر نہ کیا جائے کچھ نہ بنے گا

جو شخص شرط وفا دکھلاوے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک قدم پر اس کا مددگار ہو گا

"بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلت ہو نقصان ہو کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پرواہ نہ کی جاوے۔ مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے اور ایک پُرامن زندگی بسر ہو۔ حالانکہ انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے اور ثابت قدم رہے مگر یہ ہیں کہ ہر ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝

یعنی کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ فقط کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں گے اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جائیگا۔ پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہیئے کہ جب تک آخرت کے سرمایہ کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پھٹکے، میرے کنبے کا نقصان نہ ہو، میرے مال کا بال بیکا نہ ہو، ٹھیک نہیں ہے۔ خود شرط وفا دکھلاوے، اور ثابت قدمی و صدق سے مستقل رہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی رعایت کریگا اور ہر ایک قدم پر اس کا مددگار بن جاوے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۱۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷؍ اپریل ۶۵ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن

قرآن کریم میں سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے تعلق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"پس جب وہ وہاں پہنچی تو اسے دردِ زہ اٹھی اور اسے مجبور کر کے ایک کھجور کے تنہ کی طرف لے گئی (جب مریم کو یقین ہو گیا کہ اس کے ہاں بچہ ہونے والا ہے تو اس نے دنیا کی انگشت نمائی کا خیال کر کے) کہا اے کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔ پس (فرشتہ) نے اس کی نچلی جانب کی طرف سے پکار کر کہا کہ (اے عورت) غم نہ کر اللہ تعالیٰ نے تیری نچلی جانب ایک چشمہ بہایا ہوا ہے اس کے پاس جا اور اپنی اور اپنے بچہ کی صفائی کر اور کھجور جو تیرے قریب ہو گی اس کی ٹہنی کو اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔ پس ان کو کھاؤ اور چشمہ سے پانی بھی پیو اور خود نہا کر اور بچہ کو نہلا کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو۔

(سورہ مریم $\frac{24}{26}$)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر کبیر جلد چہارم میں فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایسے موسم میں ہوئی جب کھجور کا پھل پختہ ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں نے جو ۲۵ ؍ دسمبر کو کرسمس ڈے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدائش کا دن مقرر کیا ہوا ہے وہ فرضی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے تعلق میں انجیل کے اندرونی اور اس کے علاوہ بیرونی شواہد تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر انجیل میں مسیح کی پیدائش کا موقع بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلّہ کی نگہبانی کر رہے تھے"۔

(لوقا باب ۲ آیت ۸)

ظاہر ہے کہ یہ گرمی کا موسم تھا نہ کہ شدید سردی کا۔ دسمبر کا مہینہ تو علاوہ شدید سردی کے فلسطین میں سخت بارش اور دھند کا ہوتا ہے۔ کون یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ ایسے موسم میں کھلے میدان میں چرواہے اپنے گلّوں کو لے کر باہر نکل آئے تھے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ گرمی کا موسم تھا چنانچہ پیکس تفسیر بائبل میں انجیل لوقا کے مفسّر پرنسپل اے۔ جے۔ گریو ایم۔ اے۔ ڈی کی طرف سے لوقا کے اس بیان پر کہ حضرت مسیح کی پیدائش جس موسم میں ہوئی تھی اس وقت چرواہے گلّوں کو باہر نکال کر کھلے میدان میں راتیں بسر کرتے تھے۔ مندرجہ ذیل تبصرہ موجود ہے کہ یہ موسم ماہ دسمبر کا نہیں ہو سکتا۔ ہمارا کرسمس ڈے مقابلۃً بعد کی ایک روایت ہے جو کہ پہلے پہل مغرب میں پائی گئی۔" اسی طرح بشپ بارنس اپنی کتاب Rise of Christanity میں تحریر کرتے ہیں:۔

"اس تعیّن کے لئے کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے کہ ۲۵ ؍ دسمبر ہی مسیح کی پیدائش کا دن تھا اگر ہم لوقا کی بیان کردہ ولادت مسیح کی کہانی پر یقین کر لیں کہ اس موسم میں گڈریے رات کے وقت اپنی بھیڑوں کے گلّہ کی نگرانی بیت لحم کے قریب کھیتوں میں کرتے تھے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش موسم سرما میں نہیں ہوئی جبکہ رات کو ٹمپریچر اتنا گر جاتا ہے کہ یہودیہ کے پہاڑی علاقہ میں برف باری ایک عام بات ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کرسمس ڈے کافی بحث و تمحیص کے بعد قریباً ۳۰۰ء میں متعین کیا گیا ہے"۔

(ص۷۹)

پس ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مسیح کی پیدائش دسمبر میں نہیں ہوئی"۔ (تفسیر کبیر جلد چہارم ص۱۸۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جولائی یا اگست کا مہینہ تجویز کیا ہے۔ راقم الحروف کی نظر سے ایک اور حوالہ گزرا ہے جس میں واچ ٹاور بائبل سوسائٹی کی ایک تصنیف (Your will Be Done on Earth) یعنی "زمین پر تمہاری مرضی پوری ہوگی"، میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن یکم اکتوبر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ $\frac{128}{129}$ پر مصنف لکھتا ہے:۔

"جب بائبلی تاریخ کے مطابق رومی حکومت بطور چھٹی عالمی قوت کے مسلّط تھی تو دیرینہ موعودہ الٰہی سلطنت کا وارث (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) انسانوں میں یکم اکتوبر ۲ سنہ ق م پیدا ہوئے"۔

اس حوالہ سے بھی قرآن کریم کی اور اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہوتی ہے۔ کہ قرآن کریم ہی کا بیان صحیح ہے اور آپ کی ۲۵ ؍ دسمبر کی پیدائش والا نظریہ غلط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لا کر صحابہ کرامؓ نے یکدفعہ ہی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھکر کیا شئے ہوتی ہے۔ اپنے خون سے دین پر مُہریں لگا دیں۔ اب لوگ بیعت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے۔ یہ ہو جاوے۔ یہ سچ ہے کہ جو مومن ہو جاتا ہے تو خداتعالیٰ ہر ایک مشکل اسکی آسان کر دیتا ہے۔ مگر سب سے اوّل معرفت ضروری ہے۔ پھر خداتعالیٰ خود اسکی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا۔" (ملفوظات جلد ششم ص۷۶)

متفرقات

خدا کو آؤ پھر دل میں بسا لیں + بتوں کو کعبۃ اللہ سے نکالیں
سیاست ہے زمانے کا بڑا بُت + انہیں کہدو یہ مسجد سے اُٹھا لیں
ہمارے پاس بھی دستِ دعا ہے + وہ اپنا زورِ بازو آزما لیں

مۓ طہور مسیحا نے جو پلائی ہے + وہ خاص میکدۂ مصطفےٰؐ سے آئی ہے
مری جبیں پہ لرزتا ہے شعلۂ الہام + مسیحِ وقت نے یہ لَو مجھے لگائی ہے
کہاں یہ غیب کی خبریں محدّثیت میں + نہیں اگر یہ نبوّت تو پھر خدائی ہے

عُمر کٹتی ہے تو کٹ جانے دو + جان گھٹتی ہے تو گھٹ جانے دو
چشمۂ آبِ بقا ہے پیچھے + خضر پلٹے تو پلٹ جانے دو
رُخ سے گھونگھٹ بھی اُتر جائیگا + آنکھ کے پردے تو ہٹ جانے دو
یہ بھی مخلوقِ خدا ہیں تنویرؔ + خار لپٹے تو لپٹ جانے دو

تنویر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے

(۳)

پھر اس نے یہ اعلان کیا کہ آئندہ اس غلبہ و استیلاء میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا اور کہا کہ:-

"وہ تمام ترقی جو انیسویں صدی میں عیسائیت کو نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے مسیحیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں"
(بیروز لیکچر ص۲۳)

عین اس وقت جبکہ عیسائی منادا اپنے عالمگیر غلبہ و فتح کے شادیانے بجا رہے تھے اور مسلمانوں کو خاص طور پر برملا چیلنج کر رہے تھے کہ کوئی ہے جو ہمارا مقابلہ کرے۔ اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس نے اسلام کی نازک حالت پر نظر ترحم ڈالتے ہوئے عین صدی کے سر پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق کاسر الصلیب مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے جلال کے ساتھ دنیا میں نازل کر دیا۔ اور مسیح محمدی کو یسوع مسیح پر اپنی تمام شان میں فضیلت دے کر عیسائیت کے طلسم کو دھواں بنا کر اڑا دینے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔

چوں کافرانستم بپرستد مسیح را
غیوری خدا بسرکش کرد ہمسرم
(مسیح موعود علیہ السلام)

یعنی چونکہ مسیحی کافروں نے ستم ڈھایا۔ اور مسیح کی پرستش کی۔ تو خدا تعالےٰ کی غیوری نے مجھے اس کا ہمسر بنا دیا۔

آپ نے اللہ تعالےٰ سے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی واضح بشارات حاصل کر کے مسلمانوں کو ان الفاظ میں خوشخبری سنائی کہ:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالےٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالےٰ کی مدد اترے گی ۔ ۔ ۔ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

اسی طرح آپ نے اعلان کیا کہ:-

"اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوم اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالےٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخشکر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف ودقائق ساتھ دیئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔" (فتح اسلام)

اسی طرح آپ نے ۱۸۹۷ء میں یہ پیشگوئی کی کہ:-

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور جو نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام! اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"
(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

اس اعلان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شان سے کسر صلیب کا کارنامہ سرانجام دیا کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات پر اغیار بھی اس کے معترف ہوئے چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اخبار "وکیل" امرتسر میں آپ کو اسلام کا فتح نصیب جرنیل قرار دیتے ہوئے لکھا کہ:-

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ میں ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے۔ اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف اور مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا۔ ۔ ۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔"

اور آجکل تو خود عیسائی دنیا برملا یہ اعلان کر رہی ہے کہ عیسائیت کے غلبہ کے دن ختم ہو چکے ہیں اور زوال نزدیک ہے۔ چنانچہ مشرقی افریقہ کے آرک بشپ دی موسٹ ریورنڈ لیونارڈ بیچر بیان دیتے ہیں کہ:-

"چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ عیسائیت تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہی ہے۔"
(ٹانگانیکا سٹینڈرڈ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۱ء)

(۴)

عیسائیت کی مغلوبیت سرعت کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ مگر یہ اصل چیز نہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عیسائی تہذیب کی جگہ پر اسلامی معاشرہ اور شریعتِ فرقان دنیا میں قائم ہو جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بہت بڑا مقصد ہے جیسا کہ آپ نے متذکرہ بالا حوالہ میں فرمایا ہے کہ :-

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا"

پس اب ہماری جماعت کا فرض ہے کہ حقیقی اسلامی معاشرہ کو اور شریعتِ حقّہ کو دنیا میں قائم کر کے بعثتِ مسیح موعودؑ کے مقصد کو پورا کرے۔ صرف عیسائیت کے اعتقادات کا ردّ کافی نہیں بلکہ ہم نے ہر اس اثر کو ردّ کرنا ہے جو اِس دجالی تہذیب کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔ ہر قسم کے جھوٹ اور ہزل کو چھوڑنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو ہر قسم کے تکلّفات اور تعیّش پسندی سے آزاد کر کے اسلامی سادگی کا نمونہ بنانا ہے۔ مثال کے طور پر اپریل فول منانے کی رسم جس کی بناء جھوٹ بولنے پر ہے عیسائی تہذیب کی یادگار ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے اسے ایک گندی رسم قرار دیا ہے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ رسم ابھی تک پاکستان میں عام ہے اور خود ہماری جماعت کے افراد نے بھی ابھی تک اپنے آپ سے اِس گند کو کلّی طور پر دور نہیں کیا۔ تکلّفات غلط رسوم و رواج کی پابندیاں ابھی تک بکلّی دور نہیں ہوئیں۔ مستورات کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنی زینت کو چھپائیں۔ لیکن ان میں سے بعض نے برقع کو جو کہ زینت کو چھپانے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ خود زینت کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ ہمارے امام نے سادہ زندگی کا حکم دیا تھا۔ ایک کھانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن ہم میں سے بعض قرض لے لیکر بھی تکلّفات کی پابندی کرتے ہیں۔ اور اسلامی سادگی کا نمونہ پیش نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تُو دنیا میں اعلان کر دے کہ

قل ۔۔۔ وما انا من المتکلّفین
(ص - ع ۵)

کہ مَیں تکلّف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی بعثت کے تمام مقاصد پورے کر دکھائے مگر اپنی زندگیوں میں اسلامی روح کو کارفرما کرنا اور ٹھیٹھ اسلامی معاشرہ قائم کرنا۔ یہ اب ہماری جماعت کا اوّلین فرض ہے تا ہمارے شہر اور ہمارے زمین و آسمان کو دیکھ کر دنیا پکار اٹھے کہ ان کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی کہ ؎

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے تمام مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

طویل العُمر لوگوں کا ایک دلچسپ جائزہ

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ

روس کے جنوبی علاقہ میں بکثرت ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ سو سال سے متجاوز ہو جاتے ہیں ان کو دیکھ کر یہ تاثر نہیں پیدا ہوتا کہ وہ ارذل عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ اور زندگی کے آخری سانس لے رہے ہیں بلکہ وہ خاصے چیست، ہشاش بشاش اور صحت مند نظر آتے ہیں۔ دیکھنے والے کو وہ اپنی اصل عمر سے کم از کم تیس چالیس برس چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ چند سال کی بات ہے کہ روسی ڈاکٹروں نے جارجیا کے علاقے میں ایک وفد بھجوایا تاکہ وہاں کے طویل العمر افراد کا مطالعہ کیا جائے تو انہیں یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ اتنے چھوٹے سے علاقے میں بھی کم از کم ۲ ہزار ایک سو افراد ایسے تھے جن کی عمر یں سَو برس یا اس سے زیادہ کی تھیں۔ یہ افراد زیادہ تر کاکیشس پہاڑوں (Caucasus mountanis) کے رہنے والے تھے۔

ایک شخص محمود باقر اوگلی ایوازوف آذربائیجان کا رہنے والا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ۱۹۵۹ء میں یہ ادعا کیا تھا کہ وہ دو سَو سال زندہ رہے گا۔ خدا کی شان کہ وہ اس سال جولائی کے مہینے میں ہی فوت ہو گیا۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۱۵۰ سال تھی۔ اسی طرح ایک اور شخص محمود ایوازوف کسان پیشہ تھا۔ وہ اپنی وفات سے چند روز قبل تک کھیتوں میں خوب کام کرتا رہا۔ وفات کے وقت اس کے بیٹوں، بیٹیوں کی تعداد ۲۳ اور پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ گویا اس کی نسل میں ۱۷۳ افراد زندہ موجود تھے۔ اس کا آخری بچہ اس وقت پیدا ہوا تھا۔ جب وہ سَو سال کا تھا۔ وفات کے وقت اس کی بڑی لڑکی کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

محمود ایوازوف سے جب لوگ یہ دریافت کرتے کہ تمہاری عمر اتنی لمبی کیسے ہوئی تو وہ کہا کرتا تھا مسلسل محنت، سادہ غذا، دریا کے پانی میں روزانہ غسل اور گرمی سردی میں کھلی ہوا میں سونا اس کا راز ہے۔ جب اس سے غذا کی تفصیل دریافت کی گئی تو اس نے جواب دیا میری مرغوب غذا گوشت، دودھ اور لسی ہے۔ سونے سے قبل مَیں لسی پیتا ہوں۔ شراب کا ایک قطرہ مَیں نے نہیں چکھا اور تمباکو نوشی سے مَیں ہمیشہ بچا رہا ہوں۔

مندرجہ بالا دو افراد کے ذکر سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ۱۵۰ برس کی عمر کو پہنچنے والے خال خال ہی ہوں گے بحر اسود کے ساحلی علاقہ میں ابخازیہ کے مقام پر ایک پہاڑی شخص رہتا تھا جس کا نام ممیر نٹ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں اس کی عمر ۱۵۸ سال تھی۔ اس کا ایک قریبی رشتہ دار کھیراشٹ نامی تھا جس کی عمر ۱۵۵ سال تھی۔ جب وہ فوت ہوا تو جنازے میں شریک ہونے والوں میں اس کا ایک دوست بھی تھا جس کی اپنی عمر ۱۵۰ کے لگ بھگ تھی۔ داغستان کے پہاڑوں میں لیموزوف بھوزوک نامی ایک شخص کی عمر ۱۹۵۹ء میں ۱۵۶ سال تھی۔ اسکے دو بھائی یوکرین کے علاقے میں رہتے تھے ان کی عمریں ۱۲۰ اور ۱۲۳ تھیں۔ اس کی بہن زینیا کی عمر ۱۱۲ سال تھی۔ اسی طرح اوسیشیا میں جہاں سٹالن پیدا ہوا تھا ایک عورت ٹبلیسی آبدیلو نامی رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر ۱۸۰ سال تھی۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو افراد اتنی لمبی عمریں پانے کا دعوےٰ کرتے ہیں ان کا دعوےٰ قابلِ قبول نہیں کیونکہ انکی پیدائش کا کوئی باقاعدہ ریکارڈ موجود نہیں ہوتا۔ لیکن جن ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ وہ سَو سال سے یقیناً زیادہ عمر کے تھے لیکن یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی عمریں سَو سے کس قدر متجاوز ہو چکی تھیں۔

شہر کیف کے رہنے والے ایک ڈاکٹر ہیلو بز کا بیان ہے کہ دوسری جنگ عظیم سے قبل حکومت نے ڈاکٹروں کے ایک وفد کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ لمبی عمر پانے والے لوگوں کے حالات کا تفصیل سے جائزہ لیں ڈاکٹر موصوف اس وفد کے ممبر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں اس کام پر مامور کیا گیا تو ہم اپنی کتابیں، آلات اور دوسرا سازوسامان لے کر ابخازیہ پہنچے۔ ہم نے اس مطالعہ کے لئے بغیر کسی خاص امر کو پیشِ نظر رکھے ۲۷ افراد کا انتخاب کیا۔ جن میں سے ۳۲ مرد اور ۲ عورتیں سَو برس یا اس سے زیادہ عمر کی تھیں اور ۲ مرد اور ۲ عورتیں ایسی تھیں جو نسبتاً کم عمر کی تھیں۔

روانہ ہونے کے وقت ہمارا خیال تھا کہ جن طویل العمر لوگوں کے مطالعہ کے لئے ہم روانہ ہو رہے ہیں وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہوں گے یا کم از کم اپنی زلیست سے بیزار ہوں گے لیکن ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ گو انکے چہرے کی کھال چھال کی طرح خشک اور پتلی سی تھی۔ لیکن ان کی آنکھوں میں بڑی چمک تھی، ان کا حافظہ بدستور قائم تھا، ذہن بالکل صاف تھا اور وہ اپنے ماحول سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بھی حیرت ہوئی کہ زندگی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت ان میں باقی تھی بلکہ ایک حد تک کام کرنے کی قوت بھی موجود تھی۔ خشک چھال کے باوجود چہروں میں شگفتگی اور آنکھوں میں جوانوں کی سی چمک اپنے اندر نمایاں رنگ رکھتی تھی۔

ہم نے ان سب کا طبی معائنہ بڑی تفصیل سے کیا۔ اس معائنہ سے پتہ لگا کہ ان ۲۷ افراد میں سے صرف ۱۹ ایسے تھے جنہیں کسی قدر ڈاکٹری امداد کی ضرورت تھی۔ صرف دو میں سینائل سائیکوسز (Senile Psychoses) کی علامات پائی گئیں یعنی صرف دو افراد ایسے تھے جو ذرا سی تکلیف کو بہت بڑا سمجھتے تھے۔ اگرچہ ان سب میں غذاؤں کو جذب کرنے کی قابلیت میں کمی پائی گئی تاہم ان کے خون کے اجزاء نارمل حالت میں پائے گئے۔ ان میں سے تین چوتھائی افراد کا بلڈ پریشر نارمل تھا۔ اور دل اور گردوں کا فعل بالکل درست تھا۔

۱۰۰ برس کے بڈھے، چہرے بشرے اور رنگ ڈھنگ سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۶۵، ۷۰ برس کے ہوں گے اگرچہ چہرے پر جھریاں اور آنکھوں میں حلقے پڑ گئے تھے، اعصاب ڈھیلے اور لاغری کے باعث قدکچھ چھوٹے معلوم ہوتے تھے تاہم ہڈیوں کی مضبوطی بدستور قائم تھی۔

ان میں سے اکثر کی ازدواجی زندگی لمبا عرصہ ہوا ختم ہو چکی تھی لیکن وہ اپنی جوانی کا بڑے فخر یہ انداز میں ذکر کرتے تھے اور انہیں اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا۔ ان میں سے چند ایسے تھے جنہیں ۹۰ تا ۱۰۰ سال کی عمر میں بھی جنسی تعلقات سے دلچسپی تھی۔

وہ سب کے سب اپنی زمینوں پر سوتے تھے کھیتی باڑی کے کام نے ان کی روح کو مُردہ نہیں کر دیا تھا۔ ان کا کام محنت طلب ضرور تھا

لیکن وہ اس سے اتنا لطف اندوز ہوتے تھے کہ شہروں میں رہنے والے اپنے کاموں سے اتنی قدر لطف اندوز نہیں ہوتے۔ جن ۲۷ افراد کی زندگی کا مطالعہ کیا گیا ان میں سے قریباً تین چوتھائی ایسے تھے جن کے والدین اور ان میں سے نصف کے دادے، پڑدادے بڑی عمروں والے تھے۔ اس سے ڈاکٹر باسلویز نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ زندگی کے بارے میں فرد کا نقطۂ نظر زیادہ تر ماں باپ اور گھر کے بڑوں کو دیکھ کر قائم ہوتا ہے۔ بڑوں کے طرزِ عمل اور اندازِ فکر سے لامحالہ چھوٹے متاثر ہوتے ہیں۔ جہاں تک جسمانی صحت کا تعلق ہے انسان اپنے والدین سے بیماریاں ورثہ میں نہیں پاتا لیکن بعض خصوصیات ضرور اسکو ورثہ میں ملتی ہیں جن کے باعث وہ بیماریوں کا جلد شکار ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر باسلویز نے اس سلسلہ میں بیان کیا کہ انسان ورثہ کے ان اثرات اور اپنے ماحول کا مقابلہ کر کے آگے بڑھ سکتا ہے اور ان چیزوں سے بچ سکتا ہے جو اس کی عمر پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ اگر والدین اعصابی لحاظ سے زود حس ہوں اور تفکرات میں ڈوبے رہتے ہوں تب بھی انسان محض ارادہ کی پختگی اور کوشش سے ان اثرات پر غالب آ سکتا ہے اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ خاندانی کمزوریوں کا بچپن میں علاج کر لیا جائے اور بعد میں صحیح طور پر زندگی بسر کی جائے تو ایسے نقائص کا بخوبی ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور انسان لمبی عمر پا سکتا ہے۔

باسلویز کہتے ہیں کہ وفد کے تمام اراکین کی آراء میں مکمل اتفاق نہیں تھا تاہم سب ہی کا یہ تاثر تھا کہ لمبی عمروں کا پہاڑی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں بغیر ارادے کے کافی آکسیجن اور صاف ہوا میسر آ جاتی ہے۔ ان کی غذا سادہ مگر صحت بخش ہوتی ہے اور ان کی زندگی کٹھن اور محنت طلب ہوتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میدانوں میں رہنے والے لمبی عمر نہیں پا سکتے۔ ان کی عمریں بھی لمبی ہو سکتی ہیں بشرطیکہ وہ بھی مصروف زندگی گزاریں اور پہاڑی لوگوں کی طرح مناسب رنگ میں سانس لینا سیکھیں۔ لمبی عمر پانے کے لئے ضروری ہے کہ گہری اور لمبی لمبی سانس لینے کی بچپن سے ہی عادت ڈالی جائے۔ اگر باقاعدگی سے اس بات کو اپنا لیا جائے تو دل کے امراض سے انسان بڑی حد تک محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ خود دل کے عضلات میں خون کا دوران بہت عمدہ ہو جاتا ہے۔ مضبوط اور تندرست دل لمبی عمر کے لئے شرطِ اوّلین ہے۔ گہری اور لمبی لمبی سانس لینے کی عادت اگر بچپن سے ڈال لی جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن جس وقت بھی شروع کی جائے پھر اسے ساری عمر باقاعدگی سے جاری رکھنا چاہیئے۔

پہاڑی لوگوں کی ایک اہم خصوصیت یہ پائی گئی کہ وہ رات کے وقت سے نیند اور آرام کی صورت میں پورا پورا استفادہ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کسی شخص کو اس وقت تک نیند سے بیدار نہیں کرنا چاہیئے جب تک کہ کوئی بڑی مصیبت یا کوئی اہم اور ناگزیر وجہ پیدا نہ ہو جائے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ پوری نیند اور آرام صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ضروری ہیں۔

ان لوگوں میں ایک طریق یہ بھی رائج ہے کہ اگر کوئی مرد یا عورت اتنی بوڑھی ہو جائے کہ کام کے قابل نہ رہے تب بھی خاندان کے لوگ ذہنی طور پر اس کو اس طرح مصروف رکھتے ہیں کہ ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اس سے مشورہ طلب کرتے ہیں خواہ اس مشورہ کی انہیں ضرورت ہو یا نہ ہو۔ اس طرح بوڑھوں کو یہ احساس نہیں ہونے پاتا کہ ہماری زندگی بے مصرف ہے۔ مشورہ اس قدر سنجیدگی سے لیا جاتا ہے اور اس کو اس قدر اہمیت دی جاتی ہے کہ گویا اس کے بغیر سب کام رُکے رہیں گے خاندان کے کم عمر لوگ جانتے ہیں کہ بڑی عمر والوں کے ساتھ یہ ایک طرح کا مذاق ہے لیکن جب وہ خود بڑی عمر کو پہنچتے ہیں تو اس بات کو بھول جاتے ہیں اور ایسا محسوس کرتے ہیں گویا خاندان میں ان کا مقام بڑا اونچا اور اہم ہے اور سب کاروبارِ زندگی ان کے مشوروں پر ہی چل رہے ہیں۔ اس طرح اگرچہ وہ جسمانی طور پر مصروف نہیں ہوتے لیکن ذہنی طور پر ضرور مصروف ہوتے ہیں اور ان میں بیکاری کا مطلق احساس پیدا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر بیسلویز کے مطابق انسان کی طبعی عمر ۱۰۰ سے لے کر ۱۲۰ برس ہے لیکن فی الوقت بہت کم لوگ اس عمر کو پہنچتے ہیں۔ یہ ان کا اپنا قصور ہے۔ ضروری نہیں کہ انسان بڑی عمر کا ہو کر اپنے لئے یا خاندان کے لئے ایک بارِ گراں بن جائے۔ بچپن اور جوانی کی طرح بڑھاپا بھی زندگی کا ایک پہلو ہے۔ اسے خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ انسان حفظانِ صحت کا خیال رکھے اور مصروفیات کو برقرار رکھے تو وہ نہ اپنے لئے بوجھ بنتا ہے نہ دوسروں کے لئے۔ ۱۰۰ برس کا ہو کر بھی وہ زندگی کی دلچسپیوں سے حظ اُٹھا سکتا ہے۔

ڈاکٹروں کے اس مطالعہ سے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر واضح ہوتے ہیں:۔

۱۔ رات کے وقت پوری نیند سونا صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم بھی اسکی تائید کرتا ہے اور فرماتا ہے وجعل اللیل سکنا۔ ہم نے رات کو سکون اور آرام کیلئے بنایا ہے جو لوگ خوش گپیوں میں یا شبینہ مجلسوں اور رنگ رلیوں کی محفلوں میں شامل ہو کر اس وقت کو ضائع کرتے ہیں وہ اپنی عمر کی گھڑیوں کو خود کم کرتے ہیں۔

۲۔ انسان جو کام بھی کرتا ہے اسے پوری دلچسپی اور دلی رغبت سے کرنا چاہیئے۔ ذوق و شوق سے کام کرنے سے انسان جسمانی اور ذہنی کوفت سے بڑی حد تک بچا رہتا ہے۔ جو لوگ اپنے پیشے یا کام میں وقت گزاری سے کام لیتے ہیں وہ اطمینانِ قلب اور سکون سے اکثر بے نصیب رہتے ہیں۔

۳۔ صحت اور درازیٔ عمر کے لئے زندگی کی دلچسپیوں سے بھی حسبِ ضرورت حصّہ لینا ضروری ہے اسی لئے اسلام نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح انسان کو خوش طبعی کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ خندہ پیشانی سے ملنا، ہنس کر باتیں کرنا اور ہر وقت خوش رہنا عمر کو بڑھانے میں بہت ممد ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مُردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

جو نکتہ چینی کرتا رہتا اور دوسروں کے عیوب کی طرف ہی نگاہ رکھتا ہے وہ دل ہی دل میں کڑھتا ہے اور اپنی عمرِ عزیز کو خود گھٹاتا ہے۔

۴۔ لمبی لمبی اور گہری سانس لینا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے لئے صبح کا سہانا وقت اور پہاڑوں یا میدانوں کی کھلی ہوا نہایت عمدہ ہے۔ لمبی سانس لینے کا طریق یہ ہے کہ پہلے پوری قوت سے پھونک مار کر ہوا باہر خارج کر دی جائے پھر خود بخود تازہ ہوا وافر مقدار میں اندر داخل ہو جائے گی۔ کم از کم دس پندرہ منٹ یہ عمل پوری توجہ سے کیا جائے یہ عادت زندگی کے ہر دور میں شروع کی جا سکتی ہے۔

۵۔ غذاؤں کے استعمال میں سادگی برتنی چاہیئے۔ گوشت، دودھ، دہی یا لسّی عمدہ غذائیں ہیں۔ ان کے ساتھ شہد اور پھل میسّر آ جائیں تو اور بھی بہتر ہے۔ ترکاریاں بدل بدل کر استعمال کی جائیں۔ مرغن غذائیں اور مصالحہ دار کھانے لذیذ اور چٹ پٹے ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ صحت کے لئے زیادہ مفید نہیں ہوتے۔

۶۔ بیکاری بہت بڑی لعنت ہے۔ انسان کو جسمانی یا ذہنی طور پر اپنے آپ کو مصروف رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اس کے قویٰ میں انحطاط تیزی سے شروع ہو کر زندگی کو جلد ختم کر دیتا ہے۔ جو لوگ پنشن لے کر پھر کام میں لگ جاتے ہیں انہیں بڑھاپے کا احساس نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے لیکن جو گھر بیٹھ رہتے ہیں وہ جلد بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مومن کے لئے آرام کی گھڑی وہی ہے جب وہ اپنے مالکِ حقیقی کی گود میں پہنچ جائے۔ اس سے قبل کوئی آرام نہیں۔ ایسے لوگ جو کسی معذوری کے باعث کام کرنے کے بالکل اہل نہ ہوں انہیں قرآن کریم اور دینی کتب کے مطالعہ یا درس میں اور اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ دوسروں کو کلمۂ حق پہنچانا اور بزرگوں کا ذکرِ خیر دوسروں کے سامنے کرتے رہنا بھی ایک اہم کام ہے۔

۷۔ جو شخص اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر لمبی عمر پانے کا بغیر خدا تعالےٰ سے علم حاصل کئے ادعا کرتا ہے وہ فریب خوردہ ہوتا ہے۔ اس میں تکبر کی ایک رگ ہوتی ہے جو ہمارے خدا کو پسند نہیں اور وہ بہت جلد اٹھا لیا جاتا ہے۔

لمبی عمر کے لئے ایک طریق قرآن کریم نے بھی بتلایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فاما ما ینفع الناس
فیمکث فی الارض۔

جو چیز انسانوں کے لئے نفع بخش ہوتی ہے۔ اسے زمین میں زیادہ دیر تک قائم رکھا جاتا ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں ایک عام قانون بیان کیا گیا ہے جو اشیاء، افراد اور قوموں پر یکساں حاوی ہے۔ فرد اگر لمبی عمر چاہتا ہے تو اسے اپنے وجود کو نافع الناس بنانا ہوگا اور اگر ایک قوم یا جماعت فنا سے بچنا چاہتی ہے تو اسے بھی اس اصول کو مدّنظر رکھنا ہوگا۔ نافع الناس بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان علم میں اور حِلم میں، تقویٰ و طہارت میں اور رأفت و شفقت علیٰ خلق اللہ میں دوسروں پر سبقت لے جائے تاکہ وہ دوسروں کے لئے نفع رساں ثابت ہو سکے۔ جس قدر انسان اپنے حقوق پر دوسروں کے حقوق اور اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو مقدم کریگا اسی قدر وہ قربانی اور ایثار سے کام لے سکے گا اور لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو سکے گا۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بحیثیت فرد اور بحیثیت جماعت نافع الناس بننے کی توفیق عطا کرے اور ہم اس کے شکرگزار بندوں میں شامل ہو کر مزید انعامات کے مستحق بن سکیں۔ اللّٰھم آمین

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حبیب اللہ خان ایم۔ ایس سی
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۱۹ میں امۃ الحفیظ زوجہ محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک 2/T.D.A ڈاکخانہ چک 2/T.D.A ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/64-20 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) حق مہر مبلغ ۴۰۰ روپے۔ (۲) بالیاں دو عدد طلائی نصف تولہ وزنی قیمت ۵۶ روپے۔ میں اس جائداد کے 1/8 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے 1/8 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ گواہ شد محمد صدیق خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبد الکریم خان سیکرٹری مال چک 2/T.D.A

نوٹ: مبلغ ۴۰۰ روپے حق مہر میری بیوی کا میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے 1/8 حصہ کی وصیت کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔

العبد۔ محمد صدیق خاوند موصیہ کاٹھ گڑھی۔ گواہ شد عبد المجید خان صحابی کاٹھ گڑھی چک 2/T.D.A۔ گواہ شد عبد الکریم خان سیکرٹری مال چک 2/T.D.A

مثل نمبر ۱۶۶۶۸ میں محمد ہاشم ولد فتح محمد صاحب قوم شیخ پیشہ پھیری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/64-20 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں برائی وغیرہ بیچ کر پھیری میں کام کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد اوسطاً ۶۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد۔ محمد ہاشم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد یعقوب قیس مینائی کراچی۔ گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۷۲۲ میں سرفراز خان ولد چوہدری عبد الحی صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گونیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال فضل عمر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/64-17 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ماہوار مبلغ ۲۰ روپے بطور جیب خرچ اپنے والد محترم کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔

العبد۔ سرفراز خان شاد۔ گواہ شد غلام محمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد محمد اسلم باجوہ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۲۳ میں نصرت الرحمن بنت عبد الرحمن قوم کاشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/65-21 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت رحمن۔ گواہ شد مظفر احمد منیر ابن چوہدری مظفر الدین صاحب لائل پور۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن بقلم خود والد موصیہ

مثل نمبر ۱۷۷۲۴ میں امۃ الحی درثمین بنت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/65-2 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ ۳۰۰ روپے میرے جمع ہیں ان کے 1/10 حصہ کی اور اپنے جیب خرچ مبلغ ۲۵ روپے ماہانہ جو والدین کی طرف سے ملتا ہے کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آئندہ جو بھی میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ یا ماہانہ ہوگی اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی درثمین گواہ شد ڈاکٹر مرزا منور احمد والد موصیہ گواہ شد۔ مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۲۵ میں صابرہ بنت چوہدری عبد الرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/65-11 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری صرف ذاتی آمد ہے۔ جس پر میرا گزارہ ہے جو اس وقت ۱۹۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی اور جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری انجمن سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صابرہ رحمن پرنسپل صنعتی سکول دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ گواہ شد۔ بشیر الدین عبید اللہ صدر محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۲۶۔ میں عبد القیوم ولد حشمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوکھووال چک 121/ج ب۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/65-8 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۱۰۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ عبد القیوم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک 121/ج ب

مثل نمبر ۱۷۷۲۷ میں کریم بی بی بیوہ غلام علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گل ٹونگا والی ٹکر وال تحصیل ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/65-15 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اراضی زرعی ۱۳ بیگھہ کا 1/4 حصہ میری ملکیت ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت مبلغ ۲۰٫۰۰۰ روپے ہے۔ میرے پاس طلائی دو کڑے وزنی ۴ تولے طلائی دو کانٹے وزنی ایک تولہ اور طلائی دو انگوٹھیاں وزنی ایک تولہ موجود ہیں جن کی کل قیمت ۱۱۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ مذکورہ بالا جائداد کی آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس آمد کا بھی 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا حق مہر ۳۲ روپے تھا جو میں نے وصول کر لیا تھا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

الامۃ۔ کریم بی بی۔ گواہ شد۔ محمود احمد گوندل۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل منیر واقف زندگی

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

فہرست صدقہ برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کے علاج وغیرہ کے سلسلہ میں صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان دوستوں کی تمام بیماریوں اور پریشانیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرمائے۔

یہ فہرست ۱۶/۱/۶۵ تا ۲۸/۲/۶۵ تک رقوم بھجوانے والے ان افراد کی ہے جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم بھجوائی ہیں۔

نام	روپے	پیسے
حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ	۲۰	۰۰
نسیم فرحت صاحبہ گلبرگ لاہور	۱۰	۰۰
شیخ محمد صدیق صاحب احمدی گھی والے تبہ ضلع [illegible]	۲۰	۰۰
شیخ محمد عبداللہ صاحب [illegible]	۲۵	۰۰
شیخ شریف اللہ صاحب "	۱۰	۰۰
والدہ صاحبہ مرزا منظور احمد صاحب	۱۰	۰۰
کریم بخش صاحب کالونی سرحد ٹیکسٹائل مل نوشہرہ	۱۰	۰۰
احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۰	۷۵
لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ	۱۱	۵۰
محمود احمد صاحب آرٹسٹ ملتان چھاؤنی	۱۰	۰۰
عطاء المنان صاحب کراچی	۱۰	۰۰
لفٹیننٹ کمانڈر ایم اے حئی صاحب "	۲۰	۰۰
زکیہ خاتون صاحبہ "	۱۰	۰۰
سلطان احمد صاحب طاہر "	۱۰	۰۰
ملک عبداللہ صاحب ڈاہری ضلع ملتان	۱۰	۰۰
ڈاکٹر کرنل سید ضیاء الحسن صاحب حیدرآباد	۱۵	۰۰
محترمہ فخر النساء صاحبہ سمن آباد۔ لاہور	۱۱۰	۸۰
شریفہ بیگم صاحبہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۲	۰۰
محمد ابراہیم صاحب بھمبر آزاد کشمیر	۱۰	۰۰
حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مہر محمد ستار صاحب اردو منزل راولپنڈی	۳۰	۰۰
جماعت احمدیہ جیکب آباد بذریعہ مرزا ظہیر الدین صاحب "	۳۴	۰۰
مختار احمد صاحب بٹ پشاور	۲۱	۰۰
زکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۱۶	۰۰
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب "	۲۵	۰۰
عبدالحی صاحب "	۱۰	۰۰

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ہر مجلس کا فرض ہے کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے سال رواں کے نصف بجٹ کے برابر تمام چندہ جات کی مرکز میں ادائیگی کر دے۔ ماہ اپریل قریب الاختتام ہے۔ لیکن عملاً مجالس نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس لئے تمام قائدین مجالس سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی تعمیل فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

۱۔ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی جس قدر رقم بھی ان کے پاس جمع ہو چکی ہے فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔

۲۔ ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ہر خادم سے اس کے سالانہ بجٹ کے کم از کم نصف کے برابر وصولی کر کے اسی ماہ کے اندر اندر مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاشِ گمشدہ

چوہدری عبدالمجید صاحب سابق اوورسیر حال سکونتی میانوالی بھکر جلسہ سالانہ کے بعد چند دن گھر رہ کر لاہور چلے گئے تھے۔ اب تک ان کا کوئی پتہ نہیں۔ ان کے گھر والے پریشان ہیں۔ اگر چوہدری صاحب یہ اعلان پڑھیں تو فوراً اپنے گھر بھکر میں ذیل کے پتہ پر اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔

معرفت نور محمد خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی

ولادت اور درخواستِ دعا

میرے عزیز بھائی کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶/۴/۶۵ بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک زندگی عطا فرمائے۔ دیندار ہو اور احمدیت کا خادم ہو۔ آمین۔ خاکسار۔ محمد صدیق ربوہ

جماعت احمدیہ چندر کے منگولے کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ کا ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۲۰ اپریل بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام مکرم میاں یعقوب احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم۔اے نے "اسلام اور تزکیہ نفس" پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے "جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد" پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "اسلام کا روحانی اقتدار اور ہمارے فرائض" پر اور صدر جلسہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب نے "جماعت احمدیہ کی خصوصیات" کے موضوع پر تقریریں فرمائیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی سامعین نے نہایت توجہ اور دلی خوشی سے سنی۔ نہ صرف مردوں نے ہی جلسہ میں شرکت کی بلکہ مستورات نے بھی شمولیت فرما کر فائدہ اٹھایا۔

اختتام جلسہ پر اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر محمد شریف درانی سیکرٹری اصلاح و ارشاد چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔

دعائے مغفرت

—● جماعت موسے والہ ضلع سیالکوٹ کے مخلص اور نیک بزرگ مکرم مولوی فتح محمد صاحب مورخہ ۲۲/۳/۶۵ کو بوقت نماز عصر بحالت ادائیگی نماز ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جٹ زمیندار خاندان سے تھے۔ اپنی نیکی اور تقوے کی وجہ سے عرف عام میں "مولوی صاحب" کے نام سے مشہور تھے۔ دیندار مخلص۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ اور باقاعدہ چندہ ادا کرنے والے احمدی تھے۔ دعاگو بزرگ تھے۔ خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور مستجاب الدعا تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مولوی صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی و مغفرت کے لئے نیز بیوہ اور بچگان کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ

—● میری والدہ محترمہ جہاں ضلع لدھیانہ حال بھکی ضلع شیخوپورہ ۹/۴/۶۵ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ والدہ صاحبہ صحابیہ تھیں۔ یہاں جماعت کے دوست بہت ہی کم ہیں اور وہ بھی بوقت جنازہ موجود نہیں تھے۔ اس لئے جماعتیں جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمائیں۔

محمد یوسف معرفت حافظ علی اکبر صاحب ٹھیکیدار بھکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

درخواست ہائے دعا

—● میری بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار پنڈت عبداللہ ربوہ

—● میں بوجہ مالی مشکلات سخت پریشانی حالت میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم میری پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار رشید سردار احمد شاہ ۱۵۱/۴ کیمل پور شہر

دلوں پر اثر اندازی کے لئے ضروری ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام سنجیدگی سے کیا جائے

تمسخر اور استہزاء کا طریق اختیار کرنے سے اثر زائل ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اصلاح و ارشاد کے صحیح طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" دنیا کے بعض کاموں میں بھی واہ واہ زیادہ ہوتی ہے لیکن عقل مندی ہے جو نتیجہ کو دیکھے۔ اگر ایک شخص کے کام پر واہ واہ بھی ہوتی ہے مگر اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو وہ کام قابل قدر نہیں، لیکن اگر ایک کام سے اچھے نتائج نکلنے کی امید ہے اور نتائج اچھے نکلتے ہیں گو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں تو پرواہ مت کرے اور اگر تعریف کرتے ہیں مگر نتیجہ کچھ نہیں تو وقت کھوتا ہے۔ تو دین کے کاموں میں بھی دونوں پہلو ہیں۔ ایک میں واہ واہ بہت ہوتی ہے مگر ایک میں واہ واہ کچھ نہیں البتہ اس کے نتائج اعلیٰ درجہ کے ہیں۔

تبلیغ بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مبلغ وہ ہوتا ہے جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں سے تعریف کرائے۔ وہ اپنی تقریر میں لطیفے اور چٹکلے بیان کرتا ہے لوگ اس کی تقریر سن کر ہنستے اور خوش ہوتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں مگر ایسی تقریر سن کر جب لوگ گھر جاتے ہیں تو اس کا کچھ بھی اثر ان پر باقی نہیں رہتا۔ البتہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے وہ اللہ تعالیٰ کو سمجھنے کے لئے جاتے تھے اور ان کے دل پر ایک رعب ہوتا تھا۔ مگر جب وہ اس قسم کی تمسخر کی باتیں سنتے ہیں۔ اور اس ذات کے وکیل کی طرف سے سنتے ہیں تو ان پر اس کا اثر اچھا نہیں ہوتا۔ ایسے لیکچرار بے شک خوش کر لیتے ہیں اور لوگ ان کی تعریف بھی کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل میں سنجیدگی نہیں رہتی۔ ایسے واعظ درد کا علاج افیون کھلا کر کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں افیون سے درد کا احساس کم ہو جاتا ہے مگر اس سے اصل درد میں کمی نہیں آتی بلکہ اس سے وہ ہمیشہ کے لئے افیون کا عادی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص اگر اسلام کی تائید کرتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ لفظاً اسلام سے اس کی تقریر کے سننے والوں کو نفرت نہیں رہتی مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کو خدا سے بھی محبت نہیں رہتی لوگ اس واعظ اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو برا نہیں کہتے مگر ان میں کوئی روحانی تڑپ بھی پیدا نہیں ہوتی۔ گو اس شخص نے فتح حاصل کی مگر اس کی فتح اس کے نام کی ہے خدا کے نام کی فتح نہیں اور روحانیت کے لئے فتح نہیں اس بارے میں یہ شخص فتح یاب نہیں ہوا بلکہ ہار گیا ہے۔

لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہے جو سنجیدگی سے کام کرتا ہے وہ بولتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی پل بناتا ہے گو اس کی تعریف نہیں کی جاتی وہ دنیا کے لئے مفید کام کرتا ہے اسی طرح گو اس شخص کی تعریف نہیں کی جاتی بلکہ لوگ اس کی مخالفت بھی کرتے ہیں مگر اس کے باوجود اس کی باتوں کا قلب پر اثر ہوتا ہے۔ اس کے سننے والے اس کو گالیاں بھی دیتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا ان کے دل میں ایک رعب پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ جو کام کرنا چاہتا ہے اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۲ء)

"اصل چیز وہ بیداری ہے، جو ہر شخص کو نظر آئے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جملہ ارکین انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضور اقدس کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کو ملحوظ رکھ کر اپنا جائزہ لیں کہ آیا اس سلسلہ میں ان کی ضمیر مطمئن ہے اور وہ اپنی مساعی کو تسلی بخش سمجھتے ہیں! ایسی صورت میں آپ کے قرب و جوار کے ہر دکھی اور مصیبت زدہ انسان کی نظر استمداد کے لئے آپ کی طرف اٹھنی چاہیئے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بھارت نے چھاتہ بردار فوج اور بمبار طیارے رن کچھ بھیج دیئے

پاکستانی علاقہ پر بھارت کے بمبار طیاروں کی اشتعال انگیز پروازیں

کراچی ۲۶ اپریل۔ بھارت نے اپنی چھاتہ بردار فوج کا بریگیڈ رن کچھ میں اتار دیا ہے اور بمبار طیاروں کا ایک پورا اسکواڈرن جام نگر منتقل کر دیا ہے جو رن کچھ کے علاقے سے قریب ترین ہوائی اڈہ ہے۔ بھارتی بمبار طیارے گزشتہ کئی دنوں سے رن کچھ کے پاکستانی علاقے پر پرواز کر رہے ہیں۔ جو پاکستان کی فضائی حدود کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

یہ باتیں ایک مراسلے میں کہی گئی ہیں جو کل صبح پاکستان کے دفتر خارجہ میں بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر گول کے سپرد کیا گیا مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے باعث رن کچھ میں وسیع پیمانہ پر جنگ چھڑ گئی ہے جس کا اعتراف خود بھارتی ترجمان نے بھی کیا ہے۔ بھارتی ترجمان نے گزشتہ رات دہلی میں کہا تھا کہ رن کچھ میں خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

پاکستان نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ بھارتی رہنماؤں نے اپنے عوام کو پاکستان کے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ بھارتی ترجمان رن کچھ کی انتہائی خطرناک صورت حال کو عوام کے سامنے جس طرح پیش کر رہے ہیں اس سے بھارتی عوام میں جنگ کی خواہش بھڑک رہی ہے۔

پاکستانی مراسلے میں بھارت کے اس پروپیگنڈے کو بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا گیا ہے کہ پاکستان نے رن کچھ کے علاقہ میں بھارتی فوج کے خلاف ٹینک استعمال کئے ہیں۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ اس کے برعکس بھارتی حکومت کچھ کے علاقے میں زبردست فوجی تیاریاں کر رہی ہے

صدر جانسن نے رن کچھ کے سوال پر پاکستان اور بھارت کے درمیان صلح کرانے کی پیش کش کی ہے۔ کل واشنگٹن میں دونوں ملکوں کے سفیروں نے سرکاری طور پر اس خواہش کا اظہار کیا گیا اور انہیں مطلع کیا گیا کہ اگر دونوں حکومتیں رضامند ہوں تو امریکہ ان کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے تیار ہے۔

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم اصغر علی خان صاحب مرحوم) مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۵ء کو کراچی میں بعمر ۷۵ سال وفات پا گئیں اور ربوہ میں دفن ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ صاحبہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم رضی اللہ عنہ کی حقیقی ممانی تھیں اور آج سے قریباً ۳۵ سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ بہت نیک دل، خوش خلق اور ملنسار تھیں غریبوں کے ساتھ بہت محبت و شفقت اور ہمدردی کا سلوک روا رکھتی تھیں۔ آپ نے تین بیٹیاں اور سات فرزند چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں درجات بلند فرما کر اعلیٰ مقام قرب سے نوازے آمین۔

(عبد المغیث خان۔ ٹرانسپورٹ آفیسر شاہی ہوٹلز۔ گلبرگ۔ لاہور۔)

ویٹ نام میں حالات تشویشناک ہوگئے

دنیا کے متعدد مقامات میں صلاح مشورے

سائیگون۔ ۲۶ر اپریل۔ شمالی ویٹ نام پر امریکہ کے مسلسل حملوں اور کمیونسٹوں کی جوابی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے متعدد مقامات میں صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے مذاکرات جاری ہیں کل جنوبی ویٹ نام بالخصوص واشنگٹن اور نیویارک میں سفارتی سطح پر امن کے قیام کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کل ویانا جاتے ہوئے لندن میں ویٹ نام کی صورت حال کے بارے میں بات چیت کریں گے نیویارک میں مبصرین کا کہنا ہے کہ ویٹ نام کی جنگ میں روزانہ کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے اور ہر دن کئی سو افراد ہلاک و زخمی ہوتے ہیں۔ اتحادی اس وقت اس مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں اور اس سوال پر جنگ کا خطرہ تک مول لینے کو تیار ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴